صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعۃ المبارک** مورخہ 28 جون 2019ء بمطابق 24 شوال المکرم 1440 ہجری صبح گیارہ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَO قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَO قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَO اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَO فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِO وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَO وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ O

(ترجمہ) پھر اللہ تعالی ان سے پوچھے گا بتاؤ، زمین میں تم کتنے سال رہے O وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھیرے ہیں شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے O ارشاد ہوگا " تھوڑی ہی دیر ٹھیرے ہو نا، کاش تم نے یہ اُس وقت جانا ہوتا O کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ ہم نے تمھیں فضول ہی پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے O پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی، کوئی خدا اُس کے سوا نہیں، مالک ہے عرش بزرگ کا O اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے، جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے O اے محمدؐ، کہو، "میرے رب در گزر فرما، اور رحم کر، اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 2، Leave Applications، جناب ارشد ایوب خان، ایم پی اے 28 جون سے 6 جولائی تک؛ جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے۔ آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان، ایم پی اے آج کے لئے؛ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب فیصل امین خان صاحب آج کے لئے؛ مسماۃ نادیہ شیر خان صاحبہ آج کے لئے؛ جناب مصور خان صاحب آج کے لئے؛ جناب محمود احمد خان صاحب آج کے لئے؛ مسماۃ ثمر بلور صاحبہ آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف صاحب آج کے لئے؛ ہمایون خان صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب، منور خان صاحب کا مائیک کھولیں، مائیک روٹھ گیا ہے منور خان صاحب سے۔

رسمی کارروائی

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Sorry, Sir، سر، ایم پی ایز ہاسٹل میں جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ان میں ہر ایک نے ایڈیشنل روم لیا ہوا ہے، اب جناب عالی، اس پر ہمیں نوٹس ملا ہے کہ آپ ایڈیشنل روم خالی کریں۔ سر، آپ کے نالج میں ہے کہ دور سے آئے ہوئے ایم پی ایز کے مہمان ہوتے ہیں اور یقیناً آپ لوگوں کی بھی مجبوری ہے کہ جو فاٹا ابھی ضم ہوا ہے، اس کے ایم پی ایز بھی آرہے ہیں، ان کے لئے بھی آپ لوگوں نے Accommodation پیدا کرنی ہے لیکن سر، میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ جو شاہی مہمان خانہ ہے، یہ پہلے بھی MPA's Hostel استعمال ہوتا رہا، یہ ریکویسٹ ہوگی اور سارے ایم پی ایز میرے خیال میں جتنے بھی ہیں سارے یہی چاہتے ہیں کہ ہم سے ایڈیشنل روم نہ لیا جائے بلکہ ان لوگوں کو ادھر مہمان خانے میں Accommodate کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: یہ جتنے بھی اس دفعہ کمرے الاٹ کئے گئے تھے۔
جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): جی، میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، محمود جان صاحب۔
جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ منور خان صاحب کی بات میں نے سنی جی، بالکل یہ نوٹسز میرے کہنے پر ان کو ملے ہیں۔ سر، نوٹسز کیوں ملے ہیں؟ ہمارے ایکس فاٹا میں الیکشنز ہونے والے ہیں، جو ہمارے صوبے کا حصہ ہے تو جب الیکشنز ہوں گے تو وہ ممبران اسمبلی جب ہمارے پاس آئیں گے تو ان کی Accommodation کے لئے ہمیں پہلے سے بندوبست کرنا چاہیئے، تو رولز کے مطابق ایک مہینہ پہلے ہم نے ان کو نوٹس دے دیا کہ آپ کے پاس دو کمرے ہیں تو ایک کمرہ خالی کر دیں تاکہ آنے والے ممبرز کو تکلیف نہ ہو، اس وجہ سے میں نے ان کو نوٹس دیا ہے۔ تھینک یو۔
جناب سپیکر: منور خان صاحب، ایسا ہے کہ-----
جناب منور خان ایڈووکیٹ: میں آپ کو Solution دے رہا ہوں۔
جناب سپیکر: ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں، شاہی مہمان خانے کو، چونکہ جتنی بھی الاٹمنٹ ہوئی ہے ایڈیشنل رومز کی، اس میں یہ کنڈیشن تھی کہ Till the election of FATA تو یہ سب کے پاس کمرے ہیں، چونکہ انہوں نے آنا ہے، وہ بھی کافی تعداد میں لوگ ہیں، تو اگر اور کوئی Arrangement نہ ہو سکا تو ہماری یہ مجبوری ہوگی کہ وہ جو ایڈیشنل رومز ہیں وہ لینے پڑیں گے، لیکن ہم ایڈمنسٹریشن سے بات کرتے ہیں کہ وہ اگر ہمیں مل جاتے ہیں، شاہی مہمان خانہ، تو پھر یہ ایشو کسی حد تک Resolve ہو سکتا ہے، تو We will try our level best for that اپوزیشن لیڈر، جناب اکرم خان درانی صاحب۔
جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، تھوڑا سا میں آپ سے بھی مخاطب ہوں گا اور آج ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نہیں ہیں لیکن فنانس منسٹر بیٹھے ہیں، تھوڑا سا اس سے بھی مخاطب ہوں گا۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو معلوم ہے اس اسمبلی، اس صوبے کی اپنی روایات ہیں اور ہمیشہ جب ہم بات کرتے ہیں تو اپنی روایات پر فخر کرتے ہیں کہ یہاں کی جو روایات ہیں وہ پنجاب میں نہیں ہیں، وہ سندھ میں نہیں ہیں، بلوچستان میں نہیں ہیں لیکن یہاں پر اس اسمبلی میں جو

خوبصورتی ہے، جو حسن ہے اور جمہوری لحاظ سے جو آداب ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جو تعلق ہوتا ہے، وہ مثالی ہوتا ہے، تو سب سے پہلے تو میں آپ سے گلہ کروں گا اور وہ گلہ میرا حق بجانب ہوگا، کوئی ایسی بات بھی نہیں کروں گا، جس چیئر پر آپ بیٹھے ہیں میں آپ کا احترام نہ کروں یا آپ کی چیئر کا نہ کروں لیکن اس دن میں نے بڑے ادب سے دو چار جملے لکھے کہ چونکہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران آج صبح موجود نہیں ہوں گے تو آپ مہربانی کرکے اس سیشن کو آپ دو بجے کرلیں اور ہمیشہ ہمارا اجلاس یا صبح ہوتا ہے یا پھر دو پہر کو ہوتا ہے، آپ نے عطاء اللہ خان کے ذریعے مجھے پیغام بھیجا کہ میں نہیں کرسکتا، میں نے کہا جب نہیں کرسکتا تو پھر سپیکر صاحب سے ہم زبردستی تو نہیں کرسکتے البتہ اس کو درخواست کرسکتے ہیں۔ کاش اگر آپ میری بات مان لیتے اور آپ صبح کے بجائے دو بجے کرتے تو اس دن تھوڑی سی جو بدمزگی پیدا ہوئی، یہاں پر احتجاج ہوا، وہ نہ ہوتا اور پھر اختیارات تو آپ کے پاس ہیں، آپ ہمارے سپیکر ہیں، آپ کٹ موشنز کو بلڈوز کرسکتے ہیں، یہ اختیارات اس طرح نہیں ہیں کہ ہر موقع کے لئے ہوتے ہیں، یہ اختیارات ضرورت کے وقت استعمال ہوتے ہیں کہ ابھی دن کم ہیں تو پھر آخر میں یہ سمجھوتا ہوتا ہے، ہم ہمیشہ بجٹ پر تقریر جو ہے، اس اسمبلی کا آپ ریکارڈ نکالیں، وہ چار دن ہیں، جب سے اسمبلی چل رہی ہے چار دن سے کم بحث کے لئے نہیں ہے لیکن وہ روایات آپ لوگوں نے ختم کردیئے، ایک تو اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہ اپوزیشن نہیں ہے ابھی موقع ہے کہ ہم اپنے آپ کو مکمل کریں اور بجٹ کو پاس کریں، یہ میڈیا کے ذریعے بھی عوام کو ایک اچھا پیغام نہیں ہے حکومت کا، بلکہ اس میں حکومت کی بدنامی نظر آرہی ہے۔ دوسری بات جو ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں پر اپوزیشن کو احتجاج پر آپ لوگوں نے مجبور کیا، ابھی ایک ہی بات ہے اپوزیشن کے پاس کہ وہ یا میڈیا کے ذریعے پریس کانفرنس کرے، روڈ پر جائے جلسہ کرے، یا اپنا بھڑاس اسمبلی کے فلور پر نکال لے، ابھی اگر آپ اسمبلی کے فلور پر آپ اس کی زبان کی تالابندی کریں اور کٹ موشن پر بھی وہ چیزیں آپ کو نہ بتائیں جو کہ آپ کے فائدے میں ہیں، کہیں پر ڈیپارٹمنٹ میں کمزوری ہے، آپ کے سامنے لائیں گے، میجارٹی آپ کی ہے، مانیں گے یا نہیں مانیں گے لیکن ایک اچھی بات آپ کو پہنچی تو اس پر آپ عمل کریں۔ بجٹ تو آپ پاس کرسکتے ہیں، آپ کی میجارٹی ہے، ہم پینتیس ہیں اور آپ کی ڈبل میجارٹی ہے لیکن ان پینتیس لوگوں کی آواز کو اگر آپ اس طرح دبائیں گے تو شور ہوگا اور اس کے بعد اگر میں بات کروں اور اس

کے بعد یہاں پر اپوزیشن کو وزیر خزانہ جو کہ میرا برخوردار ہے، وہ مجھے مکا دکھائیں اور آستین چھڑائیں جو لڑائی کے لئے ہوتے ہیں اور وہ میرے لئے، (قہقہہ) تو پھر اپنے برخوردار کے ساتھ تو میں نہیں لڑ سکتا۔ چونکہ اس کا اور میرا ایک تعلق ہے۔ اس عمر میں اگر وہ میرے ساتھ لڑتا ہے تو میں کس طرح اس کے ساتھ لڑوں گا؟ تو پھر میں برداشت کروں گا۔ چونکہ وہ جوان ہے، وہ جذبات میں آتا ہے، تو آپ سے میں یہی ریکویسٹ کر سکتا ہوں کہ اس کے ساتھ ایک جگ پانی رکھیں کہ وہ جذبات میں نہ آئیں اور جلدی جلدی پانی پیئیں کہ اس کو غصہ نہ آئے۔ تیسری، جو بڑی اہم کرسی ہے وہ ہوتی ہے صوبے کے چیف منسٹر کی، اس کا سینہ بہت زیادہ کھلا ہوا ہوتا ہے اور اس کی مثال ایک پھل دار درخت کی ہے اور پھل دار درخت پر جو بھی گزرتا ہے، اگر وہاں پر۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(شور)

جناب قائد حزب اختلاف: محمود خان صاحب، آپ تو روایات کے آدمی ہیں، آپ سے ہماری ایسی توقع نہیں ہوتی، آپ کی مثال پھل دار درخت کی طرح ہے۔ پھل دار درخت کا جو وہاں پر باغبان ہوتا ہے باغ کا، وہ اگر مرضی سے کوئی پھل دیتا ہے تو لوگ خوشی سے لے لیتے ہیں اور جب کبھی وہ نہیں دیتا تو پھر باہر کا جو بھوکا آدمی ہے وہ پھر پتھر سے بھی اس کو توڑتا ہے۔ ابھی اگر میرے چیف منسٹر کا سینہ بھی اتنا تنگ ہو کہ وہ بھی پھر مکے دکھائیں اپوزیشن کو اور کہیں کہ ابھی گورنمنٹ فرنٹ پر آئے گی اور ان اداروں کے لوگوں کو جو یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، پولیس ہے، سیکرٹری ہے، ان کی تنخواہ میرے ٹیکس سے بھی ہے یعنی اپوزیشن کے ٹیکس سے اور گورنمنٹ کی ٹیکس سے بھی ہے اور اس کو پھر وہ حکم دے دیں جو میرے ٹیکس کی تنخواہ لیتا ہے اور میرا بھی ہے اور اس کا بھی ہے کہ اپوزیشن کو جڑ سے اکھاڑنا ہے، پھینکنا ہے، دیر سے اس کو وزیرستان بھیجنا ہے تو میرے خیال میں یہ بھی اس منصب کی شایان شان نہیں ہے، ہم برداشت کر لیں گے اور بہت زیادہ ہم نے اپنی زندگی میں برداشت کیا ہے، یہ وقت بھی برداشت کر لیں گے لیکن میں آپ کو یہ بتاؤں کہ تاریخ لکھی جاتی ہے اور یہ ہمیشہ باقی رہتی ہے، میری استدعا ہو گی کہ اس اسمبلی کی تاریخ داغدار نہ لکھیں، اس کو شفاف لکھیں، اس کو انصاف پر مبنی لکھیں، تو یہ تھوڑی سی میری، اس دن میں نہیں تھا۔ ابھی سپلیمنٹری

بجٹ پر میں آتا ہوں، سپلیمنٹری بجٹ تو اس صورت میں جناب پیش کیا جاتا ہے جب سال کے دوران ایسے اخراجات جو ضروری ہوتے ہیں لیکن اس کے لئے بجٹ میں رقم مختص نہیں ہوتی اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج طریقہ کار کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ حکومت وقت اس آرٹیکل کا ناجائز استعمال کرے۔ جناب سپیکر صاحب، بظاہر تو سپلیمنٹری بجٹ جو سال کے دوران ضروری ہوتا ہے، اخراجات وہ معلوم ہوتے ہیں جو سال کے دوران ضروری ہوتے ہیں لیکن ایسا ہر گز نہیں، صفحہ نمبر 153 سے لیکر 173 تک ایسی ترقیاتی سکیموں کو سپلیمنٹری بجٹ میں رقم دی گئی ہے جو سال کے دوران خاص لوگوں اور محکموں کو خوش کرنے کے لئے معلوم ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، روڈ سیکٹر میں نان اے ڈی پی کی وہ سکیمیں ڈالی گئی ہیں جو پی ٹی آئی ایم پی ایز کو بطور رشوت، مجھے اچھا نہیں لگا، صرف خوش کرنے کے لئے تعمیر وطن پروگرام والی حیثیت کی سکیمیں ہیں جس کو سپلیمنٹری فنڈ دینے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ دینی چاہیئے۔ اس طرح اریگیشن ورک کے لئے بھی ایم پی ایز کو خوش کرنے کے لئے، چھوٹی چھوٹی سکیمیں شامل کی گئیں ہیں۔ دوسری خاص بات یہ ہے پشاور اور مردان میں دو نان اے ڈی پی سکیموں کو بالترتیب 21 کروڑ 28 لاکھ 80 ہزار اور 65 کروڑ دیئے ہیں صفحہ نمبر 154/53 لیکن ہم سے صرف بیس روپے کی سپلیمنٹری منظوری لیتے ہیں بیس روپے کی اور میں نے آپ کو بتا دیا کہ وہاں پر رقم کتنی ہے تو پھر لوکل گورنمنٹ کی دوسری سکیموں سے پیسے نکال کر ان دو سکیموں کو مہیا کیے گئے ہیں، یہاں پر لگے اتنے ہیں اور ہم سے مانگے بیس روپے ہیں۔ روڈ سیکٹر میں دیکھیں، اے ڈی پی سکیم کو 6 ارب 88 کروڑ روپے سپلیمنٹری کے ذریعے مہیا کیے گئے ہیں جو زیادہ تر 50 لاکھ اور 10 لاکھ روپے کی سکیمیں ہیں، صفحہ نمبر 173,162 پر، پی ٹی آئی والوں کا کہنا تھا کہ ہم گلی کوچوں والی سیاست نہیں کریں گے اور ہم میگا پراجیکٹ اس صوبے میں لائیں گے، میری تجویز ہے کہ اگر ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے اس ہاؤس کی اور اریگیشن اور روڈ سیکٹر کی سکیموں کی انسپیکشن کرلیں، کیونکہ ان سکیموں پہ رقم معیار کے مطابق خرچ نہیں ہوئی ہے۔ سپلیمنٹری بجٹ میں زیادہ تر سکیمیں یا تو سی ایم صاحب کے علاقے میں یا متعلقہ منسٹر کے علاقوں میں سپلیمنٹری بجٹ میں یہ رجحان ختم ہونا چاہیئے۔ ابھی جناب، 81 کروڑ فارن لون کو بھی سپلیمنٹری بجٹ سے واپس لیا گیا ہے، ایوان کو یہ بتایا جائے کہ کون سا لون ہے، بی آر ٹی کا ہے یا کوئی دوسرا فارن لون ہے کیونکہ بی آر ٹی تو ابھی مکمل نہیں ہوئی تو اس کا قرضہ کس طرح

واپس کیا جاسکتا ہے؟ ابھی جناب، ہم آتے ہیں پلاننگ اور وسائل کی تقسیم، پر اس میں، بنیادی تین اصول ہیں مہذب اور ترقی یافتہ دنیا میں جو استعمال ہوتے ہیں، یا تو یہ آبادی کے لحاظ سے تقسیم ہوتے ہیں یا رقبے کے لحاظ سے اور یا ضرورت کی بنیاد پر Need basis پر، اگر ایک علاقے پر آپ سو روپے خرچ کر رہے ہیں، یہ بھی ضرورت ہے اور جب آپ ایسے علاقے میں جس طرح میرا کرک ہے، جس طرح میرا ٹانک ہے، میرا لکی مروت ہے یا میرا بنوں کا ٹل ایریا ہے جو بارانی ہے، اب وہاں پر تو ایک سو روپے آپ نہیں دے سکتے، اس پہ تقریباً پھر ایک ہزار روپے لگیں گے لیکن وہ بھی پھر ضرورت کی بنیاد پہ ہے، چونکہ وہاں پر بھی اگر سو روپیہ آپ ضرورت کی بنیاد پہ دیتے ہیں تو وہاں پر وہ میرے Backward Area میں بھی آپ پھر ہزار دیں گے اور وہ بھی پھر ضرورت کی بنیاد پر دیں گے اور کیونکہ دو چیزیں جو Main ہیں، گورنمنٹ کی Responsibility عوام کے لئے ہے، ایک ہے تعلیم، دوسری صحت کی سہولت اور پانی جو بنیادی ضرورت ہے یہ حکومت کی اولین ذمہ داری میں آتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، 2017 کی مردم شماری کے مطابق ہمارے صوبے کی کل آبادی 3 کروڑ 5 لاکھ 23 ہزار 371 ہے اور کل رقبہ 70 ہزار 146 سکوائر کلو میٹر ہے جس میں سدرن ڈسٹرکٹ کی کل آبادی ہمارے جو سات اضلاع ہیں، سدرن ڈسٹرکٹ کی کل آبادی 62 لاکھ 82 ہزار ہے اور کل رقبہ 20 ہزار 432 سکوائر کلو میٹر ہے جو کہ آبادی کے لحاظ سے 20.6 فی صد اور رقبے کے لحاظ سے 29 فیصد بنتا ہے۔ اب میں صوبے کے وسائل کی تقسیم پہ آتا ہوں جو کہ بیان کردہ تینوں اصولوں کی منافی ہے۔ جو تین اصول میں نے آپ کو بتادیئے، نہ رقبے کو مد نظر رکھا گیا، نہ آبادی کو مد نظر رکھا گیا اور نہ ضرورت کو مد نظر رکھا گیا بلکہ تحریک انصاف کی حکومت نے انصاف کی دھجیاں بکھیری ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس طرح بلڈنگز سیکٹر میں کل چودہ سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 2 ارب 52 کروڑ ہے جس کے لئے ٹوٹل ایلو کیشن 30 کروڑ ہے 14 سکیموں میں سے سدرن ڈسٹرکٹ کو صرف تین سکیمیں دی گئی ہیں، میں نے جو تین بنیادی اصول بتادیئے ان کو ابھی آپ کے سامنے Prove کر رہا ہوں کہ جو زیادتی ہوئی ہے۔ ابھی تین سکیمیں دی گئی ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 21 کروڑ ہے اور ایلو کیشن 64 لاکھ ہے، 64 لاکھ جو کاسٹ کے لحاظ سے 8 فی صد اور ایلو کیشن کے لحاظ سے 20 فی صد بنتا ہے، یعنی اس پورے ایریا کو صرف 8 فی صد حق ملا ہے سو میں سے۔ ہیلتھ سیکٹر میں دیکھیں، ٹوٹل 117 سکیمیں ہیں جس کی

کاسٹ 110 ارب روپے ہے، ایلوکیشن 10 ارب کی ہے، 117 سکیموں میں سے سدرن ڈسٹرکٹ کو صرف 12 سکیمیں دی گئی ہیں، 117 سکیموں میں سے سدرن ڈسٹرکٹ کو صرف 12 سکیمیں دی گئی ہیں۔ جس کی سیکٹر کاسٹ 13 ارب اور ایلوکیشن صرف 83 کروڑ ہے، پورے سدرن ڈسٹرکٹ ایلوکیشن صرف 83 کروڑ جو کہ کاسٹ کے لحاظ سے 11 فی صد اور ایلوکیشن کے حساب سے 8 فی صد بنتا ہے جو کہ کم از کم 20 فی صد ہونا چاہیئے تھا۔ ٹیچنگ ہسپتالوں میں اے ڈی پی نمبر 425، ہمارا ہیلتھ منسٹر تو میرے خیال میں ہے بھی نہیں، فنانس منسٹر صاحب نوٹ کر لیں، ٹیچنگ ہسپتالوں میں اے ڈی نمبر 425 کے تحت سدرن ڈسٹرکٹ کی صرف ایک سکیم خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال کے لیے برائے نام رکھا ہے، پورے سدرن ڈسٹرکٹ میں ٹیچنگ ہاسپٹل میں ایک سکیم رکھی ہے جس کی ایلوکیشن زیرو ہے، یہ نالائقی یا مذاق ہے؟ کچھ رولنگ آپ بھی دیں گے انصاف کی کرسی پر آپ بھی بیٹھے ہیں، اتنا میں اپنے دل کی دردمندانہ اپیل آپ کے سامنے کر رہا ہوں تو تھوڑا سا انصاف کے تقاضے تو پھر آپ نے بھی پورے کرنے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ سیکٹر، شہرام خان آپ کی باری آئی ہے، لوکل گورنمنٹ سیکٹر میں 39 سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 35 ارب روپے ہے اور ایلوکیشن 7 ارب روپے ہے جبکہ سدرن ڈسٹرکٹ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا ہے اور کوئی ایک سکیم اور ایک روپیہ ایلوکیشن بھی نہیں ہے۔ ابھی آتے ہیں لوکل گورنمنٹ کی طرف، ایک اہم پوائنٹ ہے، وہ بھی مجھے ذرا بتا دیں لوکل گورنمنٹ کے آرڈیننس 2013 کے تحت حکومت نے ڈسٹرکٹ میں تین مدات رکھی تھیں، ایک ویلج کونسل تھی ایک نیبر ہوڈ تھی، ایک تھی ڈسٹرکٹ، ابھی موجودہ حالات میں ویلج اور نیبر ہوڈ کے لئے 13 ہزار ایک سو ملین روپے رکھے ہیں، ڈسٹرکٹ کے لئے 16 ہزار 450 رکھے ہیں، تحصیل کے لئے 16 ہزار 450 رکھے ہیں۔ ابھی جو میں سوال پوچھ رہا ہوں لوکل گورنمنٹ منسٹر سے، ذرا توجہ فرمائیں، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2013 تو مکمل ختم ہو چکا ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2019 لاگو ہو چکا ہے جس میں ڈسٹرکٹ ختم کر دیا گیا ہے، ڈسٹرکٹ نہیں ہے، تو پھر 2013 آرڈیننس کے تحت اس کے لئے 16 ہزار 450 ملین رکھ دیئے گئے ہیں، جب آپ اس مد میں پیسے رکھ رہے ہیں جبکہ پرانے آرڈیننس کے بعد نیا آرڈیننس آیا ہے، آرڈیننس میں آپ کے ڈسٹرکٹ ہیں ہی نہیں؟ تو یہ پیسے آپ کس بنیاد پہ رکھ رہے ہیں جب آپ کا ڈسٹرکٹ ہے ہی نہیں اور جتنا آپ تحصیل کے لئے رکھ رہے ہیں تو پھر یہ پیسے بھی اسی طرح

ہو گئے کہ پھر بعد میں منظور نظر ہو کر یا میرے خیال میں یہ تو بجٹ کی سب سے بڑی غلطی ہے، یہاں پر جو ہمیں فگرز بتاتے ہیں اور اس میں اگر وہ اس آرڈیننس کے تحت رکھ بھی نہیں سکتے تو ذرا اس کی پھر وضاحت کی جائے۔ ابھی ڈسٹرکٹ روڈ سیکٹر میں 253 سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 174 ارب ہے، ٹوٹل ایلوکیشن 7 ارب ہے، اس میں سدرن ڈسٹرکٹ کے لئے صرف 36 سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ ساڑھے آٹھ ارب اور ایلوکیشن 79 کروڑ، پورے سدرن ڈسٹرکٹ کے لئے سات اضلاع ہیں 79 کروڑ روپے آپ ان سات اضلاع میں آپ تقسیم کریں گے تو پھر کیا ہو گا؟ یہ کاسٹ کے حساب سے گیارہ فیصد اور ایریا کے لحاظ سے بارہ فیصد بنتا ہے۔ پختونخوا ہائی ویز اتھارٹی روڈز سیکٹر میں 39 سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 124 ارب روپے ہے اور ایلوکیشن 2.3 ارب ہے، 124 ارب سیکٹر کاسٹ اور ایلوکیشن 2.3 ارب، ان میں سدرن ڈسٹرکٹ کے لئے صرف چار سکیمیں ہیں، انتالیس سکیموں میں سے صرف چار سکیمیں ہیں، جس کی سیکٹر کاسٹ گیارہ اشاریہ پانچ ارب اور ایلوکیشن صرف 27 کروڑ روپے ہے، سپیکر صاحب، ذرا میری بات کو توجہ دیں، یہ کاسٹ کے لحاظ سے 9.29 فیصد اور ایلوکیشن کے حساب سے 11.5 فیصد ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ سی پیک کے ساتھ ہمارا سدرن ڈسٹرکٹ Linked ہے جناب، حویلیاں ہکلہ سے ایک مین روڈ شروع ہے جو کہ وہ عیسیٰ خیل کے مقام تک جاتی ہے ڈی آئی خان اور پھر ژوب اور اس طرح گوادار جاتی ہے، اس کے لئے پھر ہم نے کوشش کی کہ ایک لنک روڈ کرک، لکی، بنوں کے لئے ہو درہ تن سے، دوسرا میرا سدرن ڈسٹرکٹ آج سب سے زیادہ ہائیڈل آپ کے صوبے کو اور ملک کو چلا رہا ہے، ہائیڈل سے زیادہ آپ کو بھی دے رہا ہے، اور ہائیڈل سے زیادہ آپ کا پورا ملک بھی وہ استعمال کر رہا ہے۔ ابھی وہ اضلاع جس سے ابھی آپ کا صوبہ تقریباً خود کفیل ہو رہا ہے لیکن آپ توجہ نہیں دے رہے ہیں ان کو، آپ صرف اپنی ایک کمپنی بناتے ہیں اور اس کو دو سو ملین دیتے ہیں اور پھر ہمیں حساب بھی نہیں دیتے کہ آپ کی کمپنی وہاں تیل اور گیس کے لئے کیا کر رہی ہے؟ تو پلیز یہ ناانصافی پھر نفرتیں پیدا کرتی ہے، میرے لوگ وہاں پر کیمیکل سے مر رہے ہیں، میں نے یہاں پر پہلے بھی بات کی تھی، میرے ہنگو، کوہاٹ اور کرک کے لوگ کیمیکل پانی سے مر رہے ہیں، صاف پانی نہیں ہے، ایک ایک دیہات میں بیس بیس گائیں اس کیمیکل سے مر رہی ہیں، انسان مر رہے ہیں، ہمارے بچے مر رہے ہیں، اور اس سے پھر جو ریونیو آتا ہے، اس میں ہمارے

ساتھ پھر یہ حال ہوتا ہے۔ ایریگیشن سیکٹر میں سدرن ڈسٹرکٹ میں لاکھوں ایکڑ زرعی بارانی زمین بنجر پڑی ہے، آپ کے پاس صرف یہ سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، آپ کرک کو لے لیں، میلوں کے حساب سے بنجر زمین پڑی ہے، آپ بنوں کا ٹل ایریا لے لیں، پورا ایریا آپ دیکھیں گے کہ آپ کو اس میں بالکل ایسی زمین نظر آئے گی جس طرح Flat پڑی ہے، آپ لکی مروت جائیں گے تو لکی مروت میں آپ کو ایسی نظر آئے گی جو بالکل ہموار ہے۔ آپ ٹانک جائیں گے تو آپ کو ایسی لاکھوں ایکڑ بنجر زمین نظر آئے گی اور ڈی آئی خان میں اور وہاں پر Source بھی ہے، دریائے کرم ہے، ٹوچی، ہے دریائے سندھ کا پانی ادھر جا سکتا ہے اور اس میں ہمارا اپنا حصہ ہے۔ اس کے مقابلے میں نادرن ریجن میں زمینوں کی ایریگیشن کے لئے سٹرکچر موجود ہے، جناب، آپ کو معلوم ہے کہ نادرن ایریا میں ایریگیشن سسٹم بھی ہے اور وافر مقدار میں وہاں پر پانی کی رسائی بھی ہے، ابھی ہمارا نادرن ایریا ہے، پانی وافر مقدار میں موجود ہے، اس پر آپ آبادیاں بنا رہے ہیں، وہاں پر آپ ہاؤسنگ سکیمیں بنا رہے ہیں اور ہاؤسنگ سکیم ایریگیشن کے ایریا میں بن بھی نہیں سکتی اور جہاں پر بنجر زمین پڑی ہے، نہ اس کو آپ پانی دے رہے ہیں اور نہ وہاں آپ ہاؤسنگ سکیمیں بنا رہے ہیں۔ ایریگیشن سیکٹر میں ٹوٹل 164 سکیمیں ہیں، جس کی سیکٹر کاسٹ جو ہے 102 ارب روپے اور ایلوکیشن 13 ارب ہے جس کی سیکٹر کاسٹ 6.9 ارب اور ایلوکیشن کے لحاظ سے صرف 4.9 فیصد بنتا ہے، اس میں فارن فنڈنگ بھی شامل ہے اور صوبائی حکومت کی مختص شدہ رقوم بھی ہیں۔ جناب، جہاں پر آپ کو زیادہ ضرورت نہیں ہے وہاں پر آپ استعمال کر رہے ہیں، 164 سکیمیں سکیموں میں سے صرف مجھے دے رہے ہیں سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے انیس سکیمیں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ سیکنڈری ایجوکیشن میں 49 سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ 65 ارب روپے ہے اور ایلوکیشن 13.7 ارب روپے ہے، 49 سکیموں میں سے سدرن ڈسٹرکٹ کے لئے صرف اور صرف دو سکیمیں ہیں جس کی سیکٹر کاسٹ ایک ارب اور ایلوکیشن 26 کروڑ روپے، پورے سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے ایلوکیشن اس سال کی، جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ سیکٹر کاسٹ کا 1.65 فیصد اور ایلوکیشن کا 1.91 فیصد بنتی ہے اور میرے ڈسٹرکٹ کا شیئر جو ہے، وہ بھی آپ ہمیں بتا دیں۔ اس طرح ہیلتھ میں اور بھی مختلف پروگرام ہیں، بیسک ہیلتھ میں ٹوٹل سکیمز ہیں 29، کاسٹ ہے 9.05، ٹوٹل ایلوکیشن ہے 531 اور سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے صرف اس میں تین سکیمیں ہیں اور سدرن

ڈسٹر کٹس کے لئے کاسٹ اور ڈسٹر کٹ سکیم وہ 2.090 ہے اور ایلو کیشن صرف دو کروڑ روپے ہے۔ اسی طرح جناب، ہیلتھ، جنرل ہاسپٹلز یہ 49 ہیں، 39.786 اس کی سیکٹر کاسٹ ہے، 3.100 ایلو کیشن ہے اور اس میں میرے صرف، 49 میں سے میرے صرف 30 سکیمیں سدرن ڈسٹر کٹس کے لئے۔ Health Preventive Program 13 سکیمیں ہیں، 29.370 سیکٹر کاسٹ ہے، 4.289 ایلو کیشن ہے اور اس میں میرے سدرن ڈسٹر کٹس کی ایک سکیم ہے، ہیلتھ ٹیچنگ ہاسپٹل پر میں نے بات کی کہ صرف ایک سکیم رکھی ہے پورے سدرن ڈسٹر کٹس میں اور اس کے لئے ایلو کیشن صفر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر ہمارے فنانس منسٹر بیٹھے ہیں، آج اللہ تعالیٰ نے اس کو موقع دیا ہے اور جوانی کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑا احسان کیا ہے اور ہماری امیدیں بھی اس سے وابستہ تھیں کہ چونکہ یہ باہر سے پڑھا لکھا ہے اور باہر انصاف کا فارمولہ ہوتا ہے اور جو کچھ وہاں پر اس نے سیکھا ہے، یہاں پر وہی استعمال کریں گے لیکن مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ ایک ایسا ذہن جو انصاف پہ مبنی ہے، ایک ایسی سوچ جو کہ صوبے اور ملک کے لئے بہتری کی طرف ہے، اس میں اتنا شارٹ فال کیوں آرہا ہے؟ یہ میں آج تک یقین جانیں سوچ رہا ہوں کہ کم از کم اس پہ یہ Compromise نہ کرتے۔ گزشتہ Ongoing سکیموں میں گورنمنٹ کے ممبران کو پیسے ریلیز کئے گئے اور جو اپوزیشن ہے، اس کو صفر میں رکھا ہے۔ اس بجٹ کی اے ڈی پی میں پورے صوبے میں نئی سکیم جو ڈالی ہے، میں نے اپنا ضلع بھی دیکھا ہے اور میں نے پورا صوبہ بھی دیکھا ہے، میرے ضلع میں ہر ایک محکمے کی دو سکیمیں ڈالی ہیں دو حلقوں میں، کوئی نئی سکیم نہ میرے حلقے میں نہ شیر اعظم خان کے حلقے میں، اور یہاں پہ جتنے بھی اپوزیشن کے ممبرز بیٹھے ہیں، ان کے لئے کوئی نئی سکیم نہیں ہے۔ اب مجھے پرانی سکیموں کے لیے جو فنڈز مجھے ملے ہیں وہ بھی نکال رہے ہیں، ایسی کوشش کی گئی ہے کہ اپوزیشن کی وہ سکیمیں جو پچھلے ٹائم کی تھیں، ان کو بھی نکالا ہے اور نئی سکیم بھی نہیں ڈال رہے ہیں۔ ابھی رونے دھونے کی کونسی جگہ ہے سپیکر صاحب، First priority تو یہ ہے، اگر آپ مجھے کٹ موشن پر بولنے نہیں دیں گے تو میں کس کے سامنے رؤوں؟ آپ ایک دن کاٹ لیتے ہیں بجٹ کی تقریر کی، تو میں اپنا اظہار خیال کدھر کروں؟ دو دن ہوتے ہیں، ایک دن سپلیمنٹری بجٹ پر بولنے کے لئے، وہ آپ مجھے نہیں دیتے ہیں، میں کہاں جاؤں؟ ابھی تو حال یہ ہوا ہے کہ پرسوں ہماری اے پی سی تھی اور پوری صحافی برداری آئی تھی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں بلایا جارہا ہے

کہ آپ نے اگر اپوزیشن کو اس طرح کیا تو پھر ہم اشتہارات بند کر لیں گے، آپ کے مالک کو ہم کہیں گے کہ آپ کو نوکری سے نکال دیں اور ان کو نوکریوں سے نکالا ہے، تو جس ملک میں اظہار رائے پر بھی پابندی ہو، کوئی آدمی اپنا درد کسی کے سامنے پیش بھی نہ کر سکتا ہو، اس کا اظہار خیال بھی نہ کر سکتا ہو، زبان پر بھی تالا بندی ہو، فنڈ پر ہر طرف ناانصافی ہو تو وہ کدھر جائے گا؟ ہم نے بنگلہ دیش کے ساتھ ناانصافی کی، فنڈز نہیں دے رہے تھے، اس کو سمجھ نہیں رہے تھے اور ہم کہہ رہے تھے کہ ہمیں اس کی زمین چاہیئے، ہمیں بنگال کے لوگ نہیں چاہیے، کیا ہوا؟ ہم سے بنگال کی زمین بھی چلی گئی اور لوگ بھی چلے گئے اور آج اس بنگال کی صورتحال یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ آج میرا روپیہ اس کے مقابلے میں ڈبل سے بھی بہت کم ہے۔ تو خدارا سپیکر صاحب، آپ بڑے منصب پر بیٹھے ہیں، چیف منسٹر صاحب ہمیں دھمکیاں نہ دیں، اس کو معلوم ہے کہ یہ لوگ دھمکیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں، ہم نے ڈکٹیٹروں کا مقابلہ کیا ہے (تالیاں) اس صوبے کی کوئی ایسی جیل نہیں جس میں ہم نے دن نہیں کاٹے، دھمکیاں ان لوگوں کو دیں جو نظریہ کے ساتھ نہ ہوں، جو تحریکوں کے لوگ نہ ہوں، ہم نظریاتی لوگ ہیں، ہم تحریکوں کے لوگ ہیں (تالیاں) اور جتنی بھی یہاں پر پارٹیاں بیٹھی ہیں، اگر میں پارٹیشن سے پہلے جمیعت علمائے اسلام کا ذکر کروں، پاکستان بنا بھی نہیں تھا تو جمیعت علمائے اسلام ہندنے میں جو قربانیاں دی، ہیں اور وہاں پر علماء کے جو سر لٹکے، وہاں پر درختوں سے لگے تھے اور باچاخان نے جو تحریک چلائی اور جو جیل کاٹی اور وہاں پر جو قربانیاں دیں، وہ بھی تاریخ کا حصہ ہیں اور پھر پیپلز پارٹی نے جو شہداء دیئے ایک نہیں دو دیئے، کوڑے کھائے اور مسلم لیگ نون کو جس بے دردی کے ساتھ دس سال جلاوطن کیا گیا لیکن جلاوطنی سے کوئی فرق نہیں آیا، وہی مسلم لیگ تھی جو ابھی اس نے پانچ سال حکومت کی، وہی مسلم لیگ تھی جس کی حکومت مثالی تھی، وہی مسلم لیگ تھی جس کے ہم اتحادی تھے، جس نے سی پیک کو منظور کیا۔ کچھ پارٹیاں اس طرح بنی ہیں جن کی عمر بھی اتنی نہیں ہے اور تجربہ بھی نہیں ہے، ساری چیزیں آدمی عمر کے لحاظ سے سیکھتا ہے اور ساری چیزیں آزمائش اور امتحان سے سیکھ لی جاتی ہیں۔ یہ پارٹیاں جو بیٹھی ہیں، یہ ڈرنے والی پارٹیاں نہیں ہیں، یہ سامنے لڑیں گی، یہ سامنے لڑیں گی اور انشاءاللہ میں آج آپ کو کہہ رہا ہوں، آپ نے ایک جرگہ میرے پاس بھیجا تھا، میرے لیے سارے محترم ہیں، میرے برخوردار ہیں، میرے پاس ان سب کی عزت ہے، خاندانی لوگ ہیں، خاندانی

لوگ ایک دوسرے کا احترام جانتے ہیں لیکن اس حکومت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ پرسوں مجھے اخبار کے ذریعے معلوم ہوا کہ "اکرم خان درانی کالج" کا نام تبدیل کیا گیا، آپ ہمارے ناموں کو بھی برداشت نہیں کرتے، ہمارے آباءواجداد نے اس ملک کے لیے قربانیاں دی ہیں، تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں، ہم نے ہر عمر میں اس صوبے کی خدمت کی ہے، کاش کوئی اس طرح آدمی اس کا وزیر ہوتا جو میرے پاس آئے تھے یا اس طرح وزیر ہوتا جو یہاں پہ کبھی کبھی عاطف خان اٹھتا ہے ایجوکیشن کا، تو کبھی یہ نام تبدیل نہ ہوتا، میں یہ دعوے سے کہتا ہوں لیکن اگر ایسا وزیر ہو جو 2005 میں ہمارے ساتھ پانچ ہزار کی نوکری پر ہو اور جس کا نام ضیاءاللہ بنگش ہے اور اس کو میرے دوست سیٹھ گوہر نے پانچ ہزار روپے نوکری پہ رکھا ہو اور اس کا جو سیکرٹری ہو وہ سیکرٹری دو سال نیب کے پاس رہا ہو، وہ نیب زدہ ہو، وہ وزیر اکرم خان درانی کا نام تبدیل نہیں کر سکتا، وہ بنوں کے عوام کے دلوں میں ہے۔ وہ پورے صوبے کے عوام کے دلوں میں ہے، اگر یہ سلسلہ جاری رہا، آج میری بات نوٹ کرلیں، شوکت خانم ہسپتال کا کوئی نام اس صوبے میں نہیں ہوگا، کسی دوسرے کا بھی نہیں ہوگا، ہم سے مت لڑیں، ہم آپ کو جوڑنے کی دعوت دیتے ہیں، اگر آپ ہمارے گھر کے اندر شیشے کو توڑیں گے، ہمارے خیمے میں آپ اینٹ ماریں گے، خدا کی قسم بنی گالا کے ساتھ ہم وہ کام کریں گے کہ ساری دنیا یاد رکھے گی (تالیاں) میں اس حکومت سے یہی بات کر رہا ہوں کہ خدارا ہمیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش نہ کرے، ہمیں تو ابھی بھی اللہ کی ذات نے بچا کر رکھا ہے، بہت سی قوتوں نے کوشش کی کہ ہم زندہ نہ رہیں لیکن زندگی اور موت اس رب کے اختیار میں ہے، آج میں آپ کے سامنے یہاں پر تقریر نہ کر سکتا جو حال میرے ساتھ الیکشن میں ہوا اور صرف ایک آدمی کو جتوانے کے لیے میرے ساتھ کیا کیا نہیں کیا گیا؟ اور اس کے بعد جب میرا بیٹا کھڑا ہوا، میرے بیٹے کو ووٹ میری وجہ سے ملے ہیں اور پھر وہ 23 ہزار لیڈ سے جیتا ہے اور اکرم خان درانی کو پھر چھ ہزار ووٹ سے ہروایا جاتا ہے۔ اگر اس ملک میں یہ سسٹم رک نہ گیا تو میں آج ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں، ابھی ہمارے وہاں فاٹا میں الیکشن ہے، اگر یہی رویہ رہا جو Settled میں رہا، اگر یہی رویہ رہا جو پولنگ بوتھ کے اندر آرمی والے فارم پینتالیس دستخط کرتے تھے تو میرے خیال میں ایک لاوا نکلے گا، میں اپنے سیاسی تجربے کی بنیاد پہ بات کر رہا ہوں، جس کو کوئی بجھا نہ سکے گا اور سارا ملک اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔ خدارا انصاف سے الیکشن کریں، خدارا انصاف سے

فیصلے کر لیں، ہم ابھی بہت سے امتحانات سے گزرے ہیں لیکن مزید یہ ملک امتحانات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ روزانہ جب ہم صبح اٹھتے ہیں تو ڈالر چار روپے، تین روپے بڑھتا جا رہا ہے، کہتے ہیں کہ پرانی حکومتوں نے ہم پہ بوجھ ڈالا ہے، خدارا اس کو کنٹرول کریں، رات کو وزیر اعظم نے بڑی سختی کے ساتھ بات کی ہے کہ مہنگائی کو روکھیں، میں کہتا ہوں جب دکاندار ایک چیز سو روپے پہ خریدتا ہے تو وہ 80 روپے پہ کس طرح بھیجے گا؟ اپنے فیصلوں پہ نظر ثانی کریں، میں نے اس لیے باتیں کیں کہ بعض باتیں مجھے اچھی نہیں لگی تھیں، اس پہ میں نے بات کی چیئر کا بھی احترام ہے، ہم گورنمنٹ کا بھی احترام کرتے ہیں لیکن صرف ایک ہی بات ہے آخر میں، میں دہرانا چاہتا ہوں، عزت نفس پہ کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا، کہیں پہ بھی نہیں ہو گا، آپ نے جرگہ بھیجا تھا میرے پاس، میں نے اس جرگے کا احترام کیا ہے، میں روایات کا آدمی ہوں، جرگے کا احترام جانتا ہوں، آپ جتنی کٹ موشنز لے لیتے ہیں، باقی جتنی رواداری ہم سے ہو سکتی ہے ہم آپ کے ساتھ کریں گے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ، درانی صاحب۔ میں کٹ موشنز بڑھاتا ہوں۔ جی، فنانس منسٹر۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میں صرف ایک دو منٹ لوں گا لمبی تقریر نہیں کرنا چاہتا، میرے خیال میں جو ضروری باتیں ہیں انکا ریسپانس دینا ضروری ہے۔ سب سے پہلے جیسے میں نے کہا درانی صاحب کا سارا ہاؤس احترام کرتا ہے، ان کو حق ہے، ان کے Views کا اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ دوبارہ اسمبلی کا ایک ماحول بنا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس ماحول کو برقرار رکھیں، تو میں ایک دو منٹ، میرے خیال میں جو ضروری باتیں ہیں، پہلے تو یہ کہ یہ بالکل کلئیر ہو کہ ہماری پارٹی میں، ہماری حکومت میں برداشت بالکل ہے، ہم نے ابھی بھی درانی صاحب کی تقریر کو احترام سے سنا اور اگر آپ صرف دیکھ لیں کہ اس اسمبلی میں اپوزیشن جب بات کرتی ہے تو کتنا ٹائم کرتی ہے اور ہم ان کو کتنا سنتے ہیں؟ Because سننا بھی چاہیے اور ابھی بھی درانی صاحب نے تفصیل سے تقریر کی، The fact کہ انہوں نے ساٹھ منٹ کی تقریر کی، میں پانچ منٹ کی کروں گا، یہ اسی بات کا ثبوت ہے کہ ہم سن بھی سکتے ہیں اور جہاں پہ صحیح بات ہوتی ہے اس کو مان کر اس کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر درانی صاحب نے چونکہ ساؤتھ کی محرومیت پہ بات کی، میرے خیال میں یہ ایک ضروری پوائنٹ ہے، صرف ایڈرس کرنا کیونکہ صوبہ ایک ہے، سب کا ہے، ساؤتھ

Throughout the budget، ہو، ہزارہ ہو، پشاور ویلی ہو، نارتھ ہو، صوبے کے کسی اور ایریا سے ہو، ہم نے کہا ہے۔ بہت سی جو اور باتیں ہوئیں، ان کا تو پہلے بھی جواب دیا، تو میں دوبارہ اس کا جواب نہیں دوں گا لیکن Throughout the budget ہم نے کہا ہے کہ Perfection نہیں ہوتی لیکن آپ بجٹ کی نیت کو بھی دیکھ سکتے ہیں، آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں، سب کے لیے ایک ہی سکیم اس بات کا ثبوت ہے کہ ساؤتھ کو چھوڑیں کوئی ایک ڈسٹرکٹ، کوئی ایک تحصیل، کوئی ایک یوسی، کوئی ایک ویلج کونسل، کوئی ایک خاندان Neglect نہیں ہوا کیونکہ ہم نے صحت انصاف کارڈ کو یونیورسل بنا کر ہر خاندان کو دیا۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ صرف میں ساؤتھ پہ اس لیے، کیونکہ خود میرے خاندان کا تعلق ساؤتھ سے ہے، اور نہ بھی ہوتا، جتنا مجھے معلوم ہے، میں سارے کولیگز کی طرف سے بول رہا ہوں، ساؤتھ کو بھی اپناتے ہیں، ہزارہ کو بھی اپناتے ہیں، نارتھ کو بھی اپناتے ہیں، پشاور ویلی کو بھی اپناتے ہیں، ساؤتھ میں میں آپ کو صرف چند مثالیں دوں گا، بنوں میں بائی پاس جو رینگ روڈ ہے، میرے خیال میں سات ارب کی سکیم ہے، جناب سپیکر 25 ہزار جو ٹیچرز جائیں گے اور 65 ہزار جائیں گے 28 ہزار سکولوں میں، ہر ضلع میں جائیں گے۔ جناب سپیکر، جو ہماری Least Developed Districts کی سکیمز ہیں اور پھر اس کے ساتھ جو ہماری ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کی سکیمز ہیں، ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کی Beautification میں تو وہ ضلعیں ہیں مثلاً ٹانک ہنگو، لکی جو کہ ساؤتھ میں ہیں، Least Developed Districts میں بھی وہی 70 کروڑ وہاں پر Least Developed Districts، اگر ٹانک دیکھیں، ٹانک کا دوبارہ ذکر ہو رہا ہے، کیونکہ وہاں پر ماضی میں پیسہ نہیں لگا، اور صرف ہم سکیم کا نمبر نہیں دیکھ سکتے، سکیمز کی سائیز کو اور اس کی Investment کو، ڈسٹرکٹ کی پاپولیشن کو، ان سب چیزوں کو دیکھنا ہے، اس طرح میں اور بھی مثالیں دے سکتا ہوں۔ لکی مروت میں ہاسپٹلز ہیں، کوہاٹ ڈویژن میں ہاسپٹلز ہیں، گومل زام ڈیم کا کمانڈ ایریا ہے، 3.7 بلین، پشاور ڈی آئی خان ایکسپریس وے ہے، تو میں اس لئے نہیں کہہ رہا شاید کسی ضلع کو ضرور پیسے کم ملے ہوں گے، کسی کو پیسے زیادہ ملے ہوں گے لیکن ہمیں ساؤتھ، نارتھ، پشاور، ہزارہ کی سیاست نہیں کھیلنی چاہیئے۔ میں کہتا ہوں اگر ہزارہ ڈویژن کی ہم بات کریں، وہاں پر اگر ہم اپنی ٹوارزم کی سکیمیں دیکھیں، تو وہ نہ پشاور میں ہیں، نہ مردان میں ہیں، نہ صوابی میں ہیں، نہ چارسدہ میں ہیں، نہ نوشہرہ میں، اگر ہیں تو

ملاکنڈ ڈویژن میں ہیں، اگر ہیں تو ہزارہ ڈویژن میں، ایبٹ آباد بھی ہمارا ڈیولپڈ شہر ہے، اس کی Requirements اور ہیں، ہزارہ میں ہماری ابھی انشاءاللہ پاکستان کی بہترین یونیورسٹی Fachhochschule University بنے گی اس کو بجٹ سے Over and above دو ارب ایلوکیشن اس سال کی تھی اور تقریباً بیس فیصد ڈویلپمنٹ بجٹ ہائر ایجوکیشن کی مد میں اس یونیورسٹی کو جا رہے ہیں۔ اس طرح حکومت کو ترجیحات پر کام کرنا پڑتا ہے، ایک سیکٹر میں فوکس ہزارہ ڈویژن میں ہوگا، ایک سیکٹر میں فوکس ساؤتھ میں ہوگا، ایک سیکٹر میں فوکس پشاور ویلی میں ہوگا، ایک سیکٹر میں فوکس نارتھ میں ہوگا، میں صرف اپنے صوبے کی عوام کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے کوشش کی ہوئی ہے، میں درانی صاحب کا احترام کرتا ہوں، اس سے زیادہ میں بات نہیں کرنا چاہوں گا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے Views کا اظہار کیا، ان شاءاللہ اس حکومت کی Commitment ہے کہ ان چار سالوں میں صوبے کے ہر ضلع کو، ہر ریجن کو، ہر سیکٹر کو Develop کرے گا، اس رفتار سے کرے گا جیسے ابھی نہیں ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج جمعہ بھی ہے، نماز کا ٹائم بھی قریب ہو رہا ہے، So, I request ہمیں اب اس کو کرنا چاہیئے ورنہ یہ بجٹ پھر ختم نہیں کر سکیں گے۔ جی عاطف خان صاحب، دو منٹ۔

<u>جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت)}</u>: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب، پہلے تو یہ ہے کہ میں نے یہ آستین صبح سے چڑھائی ہوئی ہے، اکرم درانی صاحب کی تقریر کے بعد نہیں چڑھائی، پہلے سے چڑھائی ہوئی ہے، تو آپ اس کو غلط نہ لیں، بہت لمبی تقریر کی درانی صاحب نے، ماشاءاللہ عمر بھی زیادہ ہے۔ تجربہ بھی زیادہ ہے۔ میں تین چیزوں پر مختصر بات کروں گا، پہلی بات یہ ہے کہ کسی کے خاندان پر یا ذات پر بات نہیں کرنی چاہیئے، مطلب درانی صاحب کو بھی، ہمیں بھی کسی کو بھی یہ زیب نہیں دیتا، اگر دین میں ہے، تو وہ اس لحاظ سے ہے کہ ایک آدمی کا عمل کیا ہے، اس کے خاندان پر Depend نہیں کرتا اور دنیا میں بھی اس کے عمل پر Depend کرتا ہے، اس کے خاندان پر Depend نہیں کرتا، تو کسی کے (تالیاں) خاندان کے بارے میں یا اگر آدمی پانچ ہزار سیلری لے رہا تھا اور ابھی وہ ایک مقام پہ پہنچا ہے تو بجائے اس کے کہ وہ اس کے لئے بری بات ہو، اس کے لئے فخر کی بات ہونی چاہیئے ہم سب کے لئے فخر کی

بات ہونی چاہیئے کہ ایک آدمی نے زندگی میں اتنی ترقی کی ہے، (تالیاں) یہ کوئی بری بات نہیں ہے، پوری دنیا میں اس طرح ہوتا ہے، یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک مہنگائی کی بات ہے، مہنگائی ہوئی ہے، حقیقت میں ہمیں بھی اس کا افسوس ہے دکھ ہے، میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گا،اس کی وجہ بتانی چاہئے، اگر فرض کریں، کہ ایک آدمی ساری عمر بہت زیادہ شوگر استعمال کرتا رہااور آپ کے ساتھ وہ آکے ایک پیالی چائے پی لے اور وہ اس کے بعد ٹیسٹ کرے اور پھر آپ کو کہے، آپ کی وجہ سے مجھے شوگر ہوا ہے، تو آپ کی وجہ سے شوگر نہیں ہوا، وہ ساری عمر جو شوگر استعمال کرتا رہا ہے، اس کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو مہنگائی اگر ہم یہ کہیں کہ یہ تحریک انصاف کی وجہ سے ہوئی ہے، آٹھ نو مہینے کی وجہ سے ہوئی ہے، اس کے Background میں جس طرح میں نے پہلے بھی کہا تھا، اس وقت سود جو ہم دے رہے ہیں، سود پرانی حکومتوں کا لیا ہوا قرضہ ہے، ایک دن کا چھ ارب روپے سود ہم دے رہے ہیں جو کہ ہم نے نہیں لیا، پرانی حکومتوں کا لیا ہوا چھ ارب روپے سی اینڈ ڈبلیو کا منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ایجوکیشن، کے منسٹر کو بھی پتہ ہوگا، آپ اپوزیشن کو بھی پتہ ہوگا، ایک کلومیٹر روڈ تقریباً ایک کروڑ روپے کا بنتا ہے، ابھی سوا کروڑ کا بنے گا، جتنے کا بھی بنے گا لیکن اندازہ کریں، اگر یہ لون اس وقت نہ لیتے تو ایک دن کے سود سے اس ملک میں تقریباً پانچ چھ سو کلومیٹر روڈ روزانہ بنتا۔ ایک پرائمری سکول تقریباً کروڑ سوا کروڑ کا بنتا ہے، تو اس ملک میں پانچ چھ سو سکول روزانہ بنتے۔ مقصد یہ ہے کہ اس وقت جو لون لیا گیا ہے اس کا ہم سود دے رہے ہیں اور اس کے لئے اقدامات کرنے پڑ رہے ہیں، یہ ایک سخت قدم ہے، اس سے انشاءاللہ تعالیٰ Long term میں، یہ ایک سرجری ہے، تکلیف ہوگی لیکن Long term کے لئے ضروری ہے، میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ دوسری اور آخری بات یہ ہے کہ ہم آج کی تقریر کے بعد اپنے سارے ممبرز سے ڈسکشن کریں گے، ایک قانون کوشش کریں گے کہ لے آئیں کہ جو بھی زندہ آدمی ہو، سرکاری پیسوں سے اس کے نام پر کوئی چیز نہیں بنی چاہئے (تالیاں) اور دوسرے نمبر پہ شہداء کے نام ہوں، جو فوت ہو گئے ہوں جنہوں نے بہت بڑی Contribution کی ہو، ان کے لئے ٹھیک ہے لیکن ان کے نام پر بھی ایک چیز ہونی چاہئے، پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے، کہ ان کے نام پر ان کے اعتراف میں ایک چیز کرتے ہیں، یہ نہیں کہ جو چیز بھی آپ بنالیں اس کو فلاں کے نام کردو، تو یہ چیز نہیں ہونی چاہئے، اس سے سیاسی مخالفت بنتی ہے، کبھی شیر پاؤ

ہسپتال کا نام خیبر ہوتا ہے، پھر شیر پاؤ ہو جاتا ہے، پھر خیبر ہو جاتا ہے، ہم نے اپنے دور میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جتنے بھی اشتہارات تھے ہم نے اپنی کوئی تصویر نہیں دی تھی، سرکاری پیسوں سے ہم نے اپنی مشہوری نہیں کی تھی اور نہ ہم نے سرکاری پیسوں سے اپنے نام کی کوئی چیز بنائی، جو بات کی درانی صاحب نے شوکت خانم کے بارے میں، شوکت خانم سرکاری پیسوں سے نہیں بنا (تالیاں) شوکت خانم سرکاری پیسوں سے نہیں بنا، جو بھی اس طرح کی باتیں ہوتی ہیں، میرے خیال میں بری بات ہے، اس کا پھر ہم جواب دیں کہ ہم کیا سے کیا بجادیں گے اور کیا نام تبدیل کر دیں گے میرے خیال میں بری بات ہے، ان کا بھی احترام ہونا چاہئے، بنی گالہ کا یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، یا شوکت خانم کا نام نہیں رہنے دیں گے، میرے خیال میں اس میں ہمیں نہیں جانا چاہئے، اگر اس حد تک گئے تو ہمارے پاس اس وقت یہ قانون ہے کہ پھر جو بھی یونیورسٹیز بنی ہیں پچھلے دور میں، جو بھی ائرپورٹ کسی کے نام پر بنے ہیں، تو لہذا اس سے اجتناب کیا جائے تاکہ ہمیں پھر مجبوراً وہ کام نہ کرنا پڑے کہ سارے اداروں کے نام ہم تبدیل کر دیں۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، میرے خیال میں ٹائم بہت شارٹ ہے، ہم اور بحث میں الجھ گئے ڈیمانڈ نمبر 2-----

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب، دو منٹ لے لیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> میں ایک منٹ لیتا ہوں، عاطف خان صاحب ہمارے بھائی ہیں، ہمارے لئے قابل احترام ہیں، جو روایات یہ پارٹی ابھی لانا چاہتی ہے، میں نے اس کی تدارک کے لئے بات کی، میرا نام جو ہے وہ پورا ملک جانتا ہے، پورا بنوں جانتا ہے، اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جہاں تک شوکت خانم کی بات ہے، اس میں ہم بھی شامل ہیں، اس میں میرا ریکارڈ بھی دیکھیں لیکن میں نے نہیں کہا ہے کہ آپ نام یہ رکھیں، اس نے خود رکھا ہے، اگر ہم اس حد تک جائیں گے کہ لوگوں کے گھروں تک پہنچیں، آپ اتنا اپنے لوگوں کا خیال رکھیں گے، پھر بات بہت آگے چلی جائے گی۔ ہم نے تو آج تک نہ کسی کا نام تبدیل کیا ہے بلکہ ہم نے نام رکھیں ہیں، اپنے وقت میں جو بھی اس صوبے کے لوگ ہیں، اگر میرا نام ہے تو وہ میں نے تو نہیں رکھا، یہ

تو عوام کی ڈیمانڈ تھی اور گورنمنٹ کے جو پیسے ہیں جو بھی روڈز ہیں گورنمنٹ کے ہیں لیکن کسی نہ کسی کے نام سے وابستہ ہیں، پورے ملک میں یہ سلسلہ ہے، اس لئے میں نے سخت باتیں کیں کہ، اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو رکے گا نہیں اور ہمیں اس حد تک ایک دوسرے کے خلاف جانے کی ضرورت کیا ہے، اس میں ہمارا بھی حصہ ہے، یہ تو حیدر خان نے یہاں پر صوبے کی زمین دے دی، ہم سب کی خواہش ہے کہ اس کو ہم آگے لائیں، پراونشل حکومت نے زمین دے دی، میرے ساتھ اس وقت حیدر خان نے بات بھی کی، میں نے کہا اچھی بات ہے، میں نے آر ایم آئی کو گرانٹ بھی دی کیونکہ وہ کراچی سے آئے تھے، یہ چیزیں اگر سرکاری بھی ہیں یا پرائیوٹ ہیں، ہم ان کو ایک انداز میں چلائیں گے، اس طرح تو نہ ہو کہ بس اپنی مرضی، اپنی مرضی تو نہیں چلے گی، آپ نے دوسروں کا بھی خیال رکھنا ہے۔

ضمنی مطالبات زر برائے مالی سال 19-2018 پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 2, The honorable Minister for Finance, to please move his Demand No. 2.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چالیس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Treasuries and Local Fund Audit.

Cut motions on Demand No. 2: Mr. Akram Khan Durrani Sahib to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: درانی صاحب نے اپنی،جی،لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، صبح میں اور لودھی صاحب، تیمور صاحب اور ہمارے دو آنریبل ممبرز ہیں بابر سلیم صاحب، آفریدی صاحب اور عبد السلام صاحب، ہم جرگہ لے کر گئے تھے لیڈر آف اپوزیشن کے پاس، چونکہ ڈیبٹ بھی بہت ہو چکی ہے، اور یہ چونکہ سپلیمنٹری بجٹ ہے، تو ہم نے ریکویسٹ کی تھی کہ کٹ موشنز اگر وہ Withdraw کر لیں، تو انہوں نے مان لیا، آپ سے بھی کہہ دیا تھا کہ وہ کٹ موشنز واپس کر لیں گے، تو میری ریکویسٹ ہے، کہ چونکہ جمعہ کا دن ہے اور پھر جمعہ کی نماز کے لئے بھی جانا ہے-----

جناب سپیکر: آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔

وزیر قانون: تین بجے کیبنٹ میٹنگ بھی ہے تو اگر وہ Kindly withdraw کر لیں، ویسے بھی اس پر کافی ڈیبٹ ہو گئی ہے اور سر، کافی بحث مباحثہ بھی ہو گیا ہے، اور سیشن کو بھی جاری رکھیں گے، سیشن کو ختم نہیں کر رہے ہیں Prorogue نہیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں جی اپوزیشن، لیڈر درانی صاحب! جو لاء منسٹر نے بات کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ہم نے تو بات کی تھی کہ کچھ پر ہم بات کریں گے لیکن اگر ٹائم نہیں ہے تو پھر ہم ایک پر بھی بات نہیں کریں گے، پھر ہم احتجاجاً واک آوٹ کر لیتے ہیں اور پھر آپ چلائیں۔ چونکہ ریکارڈ پر ہم نے کچھ رکھنا تھا، دو چار، تو میں اپوزیشن سے مشورہ کر کے پھر میرے خیال میں ہم احتجاجاً واک آوٹ کر لیتے ہیں، آپ کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی، آپ کا کام بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، گورنمنٹ نے آپ سے ریکوسٹ کی ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آوٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر ڈیمانڈ نمبر 2 تو پیش ہو گئی، کٹ موشنز، مسٹر اکرم خان درانی صاحب، سردار حسین بابک صاحب، صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، مسز ثمر بلور صاحبہ-----

وزیر قانون: سر، چونکہ وہ موجود نہیں ہیں تو سر، میں یہی ریکوسٹ کر رہا ہوں ویسے بھی وہ موجود نہیں ہیں تو سر، ٹائم ضائع ہو جاتا ہے، وہ تو چلے گئے ہیں، وہ تو نہیں کرنا چاہتے، تو سر، اس ڈیمانڈ کو Approve کریں۔

جناب سپیکر: میرے اوپر قانونی پابندی ہے کہ میں نے نام لینا ہے، مس شاہدہ صاحبہ، مسٹر فیصل زیب صاحب، بہادر خان صاحب، صلاح الدین صاحب، نگہت اورکزئی صاحبہ، سردار محمد یوسف صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ۔

Since all the honorable Members, who moved the cut motions are not present in the House, now, the motion on Demand, No. 2, they are not present, the people concerned, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted?. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 3, the honorable Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 3.

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چالیس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے، جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding rupees 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Planning & Development and Bureau of Statistics? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 4, honorable Minister for Revenue Estate, Minister for Law, to please move his Demond No. 4.

وزیر قانون: سر، میں کوئی رول دیکھ رہا تھا، اگر یہ، سارے پینتالیس ڈیمانڈا گر ایک ساتھ ہو جائیں، لیکن وہ رول مجھے نہیں مل رہا، چلیں سر، کرتے ہیں۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: ڈیمانڈSeparate put up، ابھی ختم کرتے ہیں، آپ اپنی سپیڈ پکڑیں، میں اپنی سپیڈ میں ہوں، 280کی سپیڈ ہو گی۔

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding rupees ten.only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Revenue and State? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 5, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 5.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تیس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبکاری ومحاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is, that a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Excise & Taxation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 6 honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 6.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ داخلہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر: سپیڈ آپ کی Slow ہے، میری تیز ہے اور جمعہ نزدیک ہے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is, that a sum not exceeding rupees 10 lac, 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Home? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 7, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 7.

وزیر قانون: سر، ویسے پچھلے والے میں آپ کی سپیڈ تھوڑی کم ہو گئی ہے۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 110روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے، جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question before the House is that a sum not exceeding rupees 110 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Prisions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 8, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 8.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 600روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے، جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, and the question before the House: is that a sum not exceeding rupees 600 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Police? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 9, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 9.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ1,14,61,75,600 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا ٹائم نہیں ہے، مائیک کی طرف۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, and the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 1,14,61,75,600 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Administration of Justice? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 10, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 10.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ210روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات اور کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 210 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019,

in respect of Higher Education Archives & Libraries? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 11, honorable Minister for Law, on behalf of Health Minister, to please move his Demand No. 11.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 100روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 100 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Health? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 12, honorable Minister for Communication, & Works to please move his Demand No. 12.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ دو کروڑ دو لاکھ 80ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخرجات کے ادا کرنے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 2, Crore, 2, Lac, 80 Thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Communication & Works? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 13, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 13.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 67 کروڑ 45ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ تیس جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, the question before the House is: that a sum not exceeding rupees One billion 67 corer 45 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 14, honorable Senior Minister for Local Government, to please move his Demand No. 14

جناب شہرام خان ترکئی {سینئیر وزیر(بلدیات)}: شکریہ، جناب سپیکر۔ ویسے سپیکر صاحب، آپ کی سپیڈ کم ہے اور اس کی زیادہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ڈھونڈ بھی رہا ہوں بیچ میں۔

سینئیر وزیر(بلدیات): (قہقہہ) میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ 340 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال (قہقہہ) کے دوران بلدیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ مقابلہ میرا اور آپ کا ہے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 340 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Local Government? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 15, honorable Minister for Agriculture, please move his Demand No. 15.

جناب محب اللہ خان(وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 60 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect

of Agriculture? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 16, honorable Minister for Animal Husbandry, to please move his Demand No. 16.

جناب محب اللہ خان (وزیر زراعت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Animal Husbandry? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 17, honorable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 17.

وزیر زراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come

in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Co-Operative? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 18, honorable Minister for Law on behalf of Minister for Forests, & Environment, to please move his Demand No. 18.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 960 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات وجنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 960 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Forests & Environment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 19, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 19.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 کروڑ 22 لاکھ 52 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 28 crore, 22 lac, 52

thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Wildlife? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it Demand is granted. Demand No. 20, honorable Minister for Agriculture, to please move his Demand No. 20.

وزیر زراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees ten only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Fisheries? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 21, honorable Minister for Irrigation to please move his Demand No. 21.

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو 34 کروڑ 37 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr.Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 34 crore, 37 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Irrigation? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 22, honorable Minister for Industry to please move his Demand No. 22.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صنعت و حرفت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees Ten only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Industry & Commerce? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 23, honorable Minister for Law, on behalf of Minister of Mines and Mineral, to please move his Demand No. 23.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ بیس روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران معدنی ترقی وانسپیکٹریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines? Those who are in favour of it may say'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 24, honorable Minister for Industry, to please move his Demand No. 24.

وزیر صنعت: میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ30روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانے کے سلسلے میں برداشت کرناہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Stationary & Printing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 25. honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 25.

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 290روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 290 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Population Welfare? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 26.

لیڈیز کی آواز زیادہ آتی ہے اور باقی بہت کم۔

Honorable Minister for Industri, to please move his Demand No. 26.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی ترتیب کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect

of Technical Education & Manpower Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 27, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 27.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 30 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محنت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 30 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Labours? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 28, honorable Minister for Law on behalf of Minister of Information to please move his Demand No. 28.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees ten only, may be granted

to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Information and Public Relations? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 29, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 29.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 40روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران زکواۃ وعشر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 40 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Zakat & Usher? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 30, honorable Minister for Finance, to please move his Demand No. 30.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 9ارب 34 کروڑ 29 لاکھ 26ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 9 bilion, 34 crore, 29, lac 26, thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Pension? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 31, honorable Senior Minister for Tourism, Culture Sports & Museum, to please move his Demand No. 31.

جناب محمد عاطف {سینئر (وزیر سیاحت)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 210روپے سے متجاوز نہ، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ثقافت، کھیل، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 210 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Culture, Tourism, Sports & Archives? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 32, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, to please move his Demand No. 32.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is that a sum not exceeding rupees 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Housing? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it. Demand is granted. Demand No. 33, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 33.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 390 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 390 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Energy & Power? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 34, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister to please move his Demand No. 34.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 550 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ اور ماس ٹرانزٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 550 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Transport & Mass Transit? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 35, honorable Minister for Law, on behalf of Chief Minister to please move his Demand No. 35.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 180 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 180 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Elementary & Secondary Education? Those who are

in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 36, honorable Minister to Law, to please move his Demand No. 36.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved,now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Loans & Advance payment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 38, honorable Minister for Food, to please move his Demand No. 38.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 20 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اور شوگر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 20 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come

in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of State Trading in Food Grain & Sugar? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 39, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 39.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 10 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Development? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 40, honorable Minister for Local Government, please move his Demand No. 40.

جناب شہرام خان {سینئر (وزیر بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دس روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 10 only, may be granted

to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2019, in respect of Rural & Urban Development? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 41, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 41.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 30 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 2 crore, 30 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June 2019, in respect of Public Health Engineering? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 43, honorable Minister for Irrigation, to please move his Demand No. 43.

وزیر قانون: سر، ڈیمانڈ نمبر 42 رہ گیا۔

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 42 رہ گیا ہے؟

وزیر قانون: جی۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 42, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 42

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 2کروڑ 50لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 2 bilion, 2 corer, 50 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Education & Training? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 43, honorable Minister for Irrigation, to please move his Demand No. 43.

لیاقت خان (وزیر آبپاشی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 68کروڑ 80لاکھ 18ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 2 bilion, 68 corer, 80 lac, 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Irrigation? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 44, honorable Senior Minister for Communications & Works, to please move his Demand No. 44.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6ارب 86کروڑ 21لاکھ 31ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 6 bilion, 86 corer 21 lac, 31 thousand, only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019, in respect of Construction of Roads Highways & Bridges? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 45, honorable Minister for Law, to please move his Demand No. 45.

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ مبلغ 3ارب 49کروڑ 82لاکھ 19ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سپیشل پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved, now the question before the House is: that a sum not exceeding rupees 3 bilion, 49 corer 82 lac, 19 thousand, only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2019 in respect of Special Program? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 19-2018 کے توثیق شدہ جدول کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5: Honorable Minster for Finance, to please lay on the table of the House the authenticated schedule of authorized expenditure of supplementary budget for the year 2018-19, under Article 123 of the Constitution. Honorable Minister for Finance.

Minister Finance: Mr. Speaker, I lay on the table of the House, the authenticated schedule of authorizes expenditures for the year 2018-19.

Mr. Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till Friday 5th July 2019 at 10:00. a m.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 5 جولائی 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)